روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۶/۴۱ | ہفتہ ۱۴ شعبان ۱۴۱۱ھ ۲ امان ۱۳۷۰ ہش ۲ مارچ ۱۹۹۱ء | نمبر ۵۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا پر یقین نیکی کرنے کیلئے ضروری ہے

"خواہ کوئی کتنی تلقین کرے سچائی کی، عبادتوں کی، نیکی اختیار کرنے کی، بنی نوع انسان سے ہمدردی کرنے کی، بنی نوع انسان کے حقوق ادا کرنے کی، کیسی کیسی اچھی نصیحتیں کیوں نہ کرے، جب تک سننے والے کو یہ یقین نہ ہو کہ میرا ایک خدا ہے اور مرنے کے بعد میں نے اس کے حضور پیش ہونا ہے اس وقت تک یہ نصیحتیں اثر نہیں دکھا سکتیں۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"عرصہ قریباً پچیس برس کا گذر گیا ہے کہ مجھے خواب میں دِکھلایا گیا کہ ایک بڑی لمبی نالی ہے جو کئی کوس تک چلی جاتی ہے۔ اور اُس نالی پر ہزارہا بھیڑیں لٹائی ہوئی ہیں اس طرح پر کہ بھیڑوں کا سر نالی کے کنارہ پر ہے اس غرض سے کہ تا ذبح کرنے کے وقت اُن کا خون نالی میں پڑے اور باقی حصہ اُن کے وجود کا نالی سے باہر ہے اور نالی شرقاً غرباً واقع ہے اور بھیڑوں کے سر نالی پر جنوب کی طرف سے رکھی گئی ہیں اور ہر ایک بھیڑ پر ایک قصاب بیٹھا ہے اور اُن تمام قصابوں کے ہاتھ میں ایک ایک چھری ہے جو ہر ایک بھیڑ کی گردن پر رکھی ہوئی ہے اور آسمان کی طرف اُن کی نظر ہے گویا خدا تعالیٰ کی اجازت کے منتظر ہیں۔ اور میں اُس میدان میں شمالی طرف پھر رہا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ وہ لوگ جو دراصل فرشتے ہیں بھیڑوں کے ذبح کرنے کے لئے مستعد بیٹھے ہیں محض آسمانی اجازت کی انتظار ہے۔ تب میں اُن کے نزدیک گیا اور میں نے قرآن شریف کی یہ آیت پڑھی۔ (الفرقان: ۷۸)..... یعنی ان کو کہدے کہ میرا خدا تمہاری پروا کیا رکھتا ہے اگر تم اس کی پرستش نہ کرو اور اُس کے حکموں کو نہ سنو۔ اور میرا یہ کہنا ہی تھا کہ فرشتوں نے سمجھ لیا کہ ہمیں اجازت ہو گئی۔ گویا میرے مُنہ کے لفظ خدا کے لفظ تھے۔ تب فرشتوں نے جو قصابوں کی شکل میں بیٹھے ہوئے تھے فی الفور اپنے بھیڑوں پر چھریاں پھیر دیں۔ اور چھریوں کے لگنے سے بھیڑوں نے ایک دردناک طور پر تڑپنا شروع کیا۔ تب اُن فرشتوں نے سختی سے اُن بھیڑوں کی گردن کی تمام رگیں کاٹ دیں اور کہا کہ تم چیز کیا ہو۔ گُوہ کھانے والی بھیڑیں ہی ہو۔ میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ ایک سخت وبا ہو گی۔ اور اس سے بہت لوگ اپنی شامتِ اعمال سے مریں گے۔ اور میں نے یہ خواب بہتوں کو سُنا دی۔ جن میں سے اکثر لوگ اب تک زندہ ہیں اور حلفاً بیان کر سکتے ہیں۔ پھر ایسا ہی ظہور میں آیا اور پنجاب اور ہندوستان اور خاص کر امرتسر اور لاہور میں اس قدر ہیضہ پھوٹا کہ لاکھوں جانیں اس سے تلف ہوئیں اور اس قدر موت کا بازار گرم ہوا کہ مُردوں کو گاڑیوں پر لاد کر لے جاتے تھے اور مسلمانوں کا جنازہ پڑھنا مشکل ہو گیا۔"

(تریاق القلوب۔ رُوحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۶۳، ۲۶۴)

"دیکھو! میں بلند آواز سے کہتا ہوں کہ خدا کے نشان ابھی ختم نہیں ہوئے۔ اُس پہلے زلزلہ کے نشان کے بعد جو ۴ اپریل ۱۹۰۵ء میں ظہور میں آیا۔ جس کی ایک مدت پہلے خبر دی

(باقی صفحہ ۔۔۔ پر)

درخواستِ دُعا

خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ امۃ الحفیظ شوکت صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب طاہر کراچی میں شدید طور پر علیل ہیں۔ تازہ اطلاع کے مطابق موصوفہ بے ہوشی کی حالت میں ہیں۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد شفائے کاملہ عطا فرمائے۔

نسیم سیفی

تقریب شادی

عزیز مسعود احمد خان (مقیم جرمنی) ابن مکرم چوہدری بشارت احمد خان صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ کی شادی مورخہ ۵ دسمبر ۱۹۹۰ کو عزیزہ ماجدہ تبسم بنت مکرم رانا خلیل احمد صاحب فیکٹری ایریا کے ہمراہ انجام پائی۔

عزیز برکات احمد خاں (مقیم جرمنی) ابن مکرم کرامت احمد خاں صاحب (سابق کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ) کی شادی عزیزہ نائیلہ جبیں بنت مکرم بشارت احمد خان صاحب کے ہمراہ مورخہ ۱۶ دسمبر کو ہوئی۔ اگلے روز (۱۷ دسمبر کو) دعوت طعام کا اہتمام کیا گیا۔

عزیز مسعود احمد عزیز برکات احمد اور عزیزہ نائلہ جبیں حضرت چوہدری برکت علی خان صاحب سابق وکیل المال (رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے پوتے اور پوتی ہیں۔ عزیزہ ماجدہ تبسم مکرم جمعدار نعمت اللہ خان صاحب آف مانسہرہ کی نواسی ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ فرمائے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

یہ احمدی مستورات کا فرض ہے کہ دنیا پر ثابت کر دیں کہ باوجود پردہ کی حدود کے اندر رہتے ہوئے ہم کسی بھی طرح ترقی کرنے اور نیکیوں کے کرنے سے محروم نہیں رہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۔ امان ۱۳۷۰ ہش ۲۔ مارچ ۱۹۹۱ء

اللہ تعالیٰ کی محبّت

باپ کی شفقت بھی ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے۔ وہ اپنے بچوں سے محبّت کرتا ہے۔ ان کے لئے قربانی کرتا ہے اور اپنا سب کچھ ان کے لئے قربان کرنے کو تیار رہتا ہے۔ اور اس لئے بعض مذاہب نے خدا تعالیٰ کو باپ ہی کی حیثیت سے پیش کیا ہے۔ اور لوگوں کو باور کرانے کی کوشش کی ہے کہ جس طرح باپ اپنے بچوں کے لئے سب کچھ قربان کر دیتا ہے اسی طرح خدا تعالیٰ اپنے بندوں کے لئے سب کچھ کرتا ہے۔ اگرچہ یہاں قربانی کا دائرہ انہوں نے اُلٹ دیا ہے۔ یعنی اس نے بیٹے کو قربان کیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ باپ بھی بچوں کے لئے بہت کچھ کرتا ہے۔ لیکن جو پیار ماں دیتی ہے اور جس قسم کی قربانیاں ماں اپنے بچوں کے لئے کرتی ہے ان کی مثال ملنا محال ہے اور ماں کے پیار کا جذبہ ہے بھی اتنا فطرتی کہ اس کے لئے کسی سبب اور کسی وجہ کا تصور بھی نہیں سامنے آتا۔ اسے اپنے بچّے سے کوئی توقع نہیں ہوتی۔ وہ کسی خواہش کا اظہار نہیں کرتی۔ لیکن قربانی کرتی چلی جاتی ہے۔ اس کا ذہن اور اس کا دل اسی کیلئے وقف ہوتے ہیں۔

اور اسی لئے اگر پیار کے رشتے کا اظہار کرنا ہو تو انسان کو خدا تعالیٰ سے وہ مناسبت ہے جو بچّے سے ماں کو ہوتی ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ــ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے ــ اس سلسلہ میں فرماتے ہیں:

"بچّہ کو جو مناسبت ماں سے ہے اس تعلق اور رشتہ کو انسان اپنے ذہن میں رکھ کر دعا کی فلاسفی پر غور کرے تو وہ بہت آسان اور سہل معلوم ہوتی ہے۔"

اس سے پہلے حضور یہ بیان فرماتے ہیں کہ:

"جب بچّہ بھوک سے بیتاب ہو کر دُودھ کے لئے چلّاتا اور چیختا ہے تو ماں کے پستان میں دُودھ جوش مار کر آجاتا ہے...... تو کیا ہماری چیخیں جب اللہ کے حضور ہوں تو وہ کچھ بھی نہیں کھینچ کر لاسکتیں"

حقیقت یہ ہے کہ انسان ماں کی محبّت اور اس کی فطرت سے غور شروع کرے تو وہ لازماً اللہ تعالیٰ کی محبّت اور اس سے گہرے تعلق کو آسانی سے سمجھ جائے گا اور اس کا دل یقین سے معمور ہو جائے گا کہ اللہ تعالیٰ ماں سے کہیں زیادہ مہربان ہے۔

قدرت کو تری سوچ کے انداز نہ بھائے
یہ بات ترے سر پہ قیامت ہی نہ لائے
کیا ہوش میں آنے کا ترے ہے کوئی امکاں
کیا تجھ کو بتائے کوئی اور کیا نہ بتائے

ابو الاقبال

○

اَب جذبۂ ایمان کے اظہار کا ہے وقت
منزل کے لئے تیزیٔ رفتار کا ہے وقت

تاروں کی ضیاء اور بھی ہو جائے گی مدّہم
یہ آخرِ شب صُبحِ ضیاء بار کا ہے وقت

اشکوں نے جو پائی ہے شعاعوں کی لطافت
کونین کی سرکار سے گفتار کا ہے وقت

آئے نہ زبانوں پہ کسی دل کی کوئی بات
باتوں کا نہیں وقت، یہ کردار کا ہے وقت

جس کی متلاشی تھی خداوند کی رحمت
اُس زُہد میں ملبوس گنہگار کا ہے وقت

میں دیکھ رہا ہوں کہ اُفق بھی ہے دھنک رنگ
اور فرش پہ بھی رونقِ گلزار کا ہے وقت

اللہ کی رسّی جو نہ تھامے گا بہر نوع
اس شاہ و گدا کے لئے ادبار کا ہے وقت

اظہار سے معذور تو ہیں گُنگ زبانیں
ذہنوں کے لئے نعرۂ پیکار کا ہے وقت

اس ہاتھ میں وقتِ گذراں کی ہیں طنابیں
اس دل کے لئے راحتِ دیدار کا ہے وقت

سودا ہے مرے سر میں نسیمؔ ان کی وفا کا
کیوں میرا نہ ہو، یہ مِری سرکار کا ہے وقت

نسیم سیفی

اگر آپ کو مطالعہ کا شوق ہے تو آپ ہمارے قارئین کو بھی اس میں شرکت کا موقعہ دیجئے۔ ہر نئی کتاب جو آپ مطالعہ کرتے ہیں اس سے ہمارے قارئین کو متعارف کروائیے۔ اور اگر آپ اس کتاب کو زیادہ دیر تک اپنے شیلف پر نہ رکھ سکتے ہوں تو کسی لائبریری کو دے دیجئے یا اخبار الفضل کے دفتر میں رکھوا دیجئے۔ ــــــ (ادارہ الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

علمی مسائل

ہم دیکھتے ہیں کہ موجودہ زمانے میں ایٹم بم کی ایجاد کی وجہ سے بڑی بڑی حکومتیں پریشان ہیں۔ اور وہ چاہتی ہیں کہ اس کا کوئی توڑ پیدا ہو۔ تاکہ دنیا اس کے تباہ کن نتائج سے محفوظ ہو سکے لیکن دوسری طرف اگر ہم غور کریں تو ہمیں نظر آتا ہے کہ خدا تعالےٰ بھی ہمیشہ ایٹم بم گراتا رہتا ہے۔ اور ہر سال دنیا میں ۵۰۔۶۰ لاکھ انسان مرجاتے ہیں۔ بلکہ جب کبھی وبائیں پڑتی ہیں۔ تو اس سے بھی زیادہ انسان مرجاتے ہیں۔ اور کروڑ ڈیڑھ کروڑ تک یہ تعداد جا پہنچتی ہے۔ مگر ساتھ ہی ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے اس فعل سے دنیا میں کبھی گھبراہٹ پیدا نہیں ہوئی۔ اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ خدا تعالیٰ جہاں اپنے ایٹم بم (یعنی طبعی موت) سے لاکھوں کروڑوں انسانوں کو مارتا ہے وہاں اتنی ہی تعداد کو پیدا بھی کر دیتا ہے اور اس کے پاس اگر مارنے کی طاقت ہے تو زندہ کرنے کی طاقت بھی موجود ہے۔ یہی وجہ ہے کہ باوجود لاکھوں اور کروڑوں انسانوں کے سالانہ مرنے کے لوگوں میں گھبراہٹ کے آثار پیدا نہیں ہوتے وہ جانتے ہیں کہ ہمارا خدا (زندہ کرنے والا بھی ہے)۔ (مارنے والا بھی ہے)۔ وہ مارنا بھی جانتا ہے اور پیدا کرنا بھی جانتا ہے۔ مگر اب ایٹم بم اور اسی قسم کی اور ایجادات کے ذریعے موت ایسے لوگوں کے قبضے میں آئی ہے جو صرف مارنا ہی جانتے ہیں۔ جلانا نہیں جانتے۔ اسی لئے لوگ ایسی چیزوں سے گھبرا اٹھتے ہیں۔ ورنہ دنیا میں لوگ یوں بھی تو مرتے رہتے ہیں۔ لیکن کسی کو گھبراہٹ نہیں ہوتی کسی عزیز رشتہ دار کے مرنے پر اسکے لواحقین دو چار روز تک رو دھو کر چپ ہو جاتے ہیں اور تھوڑا عرصہ ہی گزرتا ہے کہ اس گھر میں جہاں سے تھوڑا عرصہ پہلے ماتم اور چیخ و پکار کی آوازیں آتی تھیں ڈھول اور باجے بج رہے ہوتے ہیں۔ اور کسی خوشی کی تقریب کا انتظام ہو رہا ہوتا ہے۔ غرض عزیز سے عزیز وجود کے مرنے پر بھی اسکے متعلقین میں جو گھبراہٹ پیدا ہوتی ہے وہ عارضی ہوتی ہے جو تھوڑے دنوں تک بالکل مفقود ہو جاتی ہے۔ مگر دیکھ لو ایٹم بم سے دنیا کتنی گھبرائی ہوئی ہے۔ اسکی وجہ صرف یہی ہے کہ اسکے ساتھ موت تو واقع ہو سکتی ہے مگر پیدائش کا کوئی انتظام نہیں اگر اسکے ساتھ پیدائش کا بھی انتظام ہوتا تو اتنی گھبراہٹ کبھی نہ ہو سکتی

ہندوؤں میں ایک فرقہ ہے جسمیں شامل ہونے والے لوگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ برہماجی پیدا کرتے ہیں اور شیوجی مارتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ہندوستان میں برہماجی کے مندر ہیں اور شیوجی کے بہت سے مندر ہیں برہماجی کے سارے ہندوستان میں صرف ایک مندر ہے کہتے ہیں کہ اسی فرقے سے تعلق رکھنے والے ایک راجا کے ہاں اولاد نہیں ہوتی تھی۔ اس راجہ نے اپنے وزراء سے مشورہ کیا کہ میرے ہاں اولاد نہیں ہوتی۔ کیا کرنا چاہیئے۔ وزراء نے مشورہ دیا کہ آپ برہماجی کی پرستش کریں لڑکا پیدا ہوگا۔ راجہ نے پرستش شروع کر دی۔ اور ساتھ ہی نذر نیاز بھی مانی اور کہا اے برہما! اگر میرے گھر میں بیٹا ہوا تو میں اپنے راج میں سب لوگوں سے صرف تیری ہی پرستش کرواں گا۔ تھوڑے عرصے کے بعد اس کے گھر میں بیٹا پیدا ہوا اور اس نے شیوجی کی پرستش سے تمام رعایا کو منع کر دیا اور برہماجی کی پرستش شروع کرا دی۔ کوئی عقل مند راجہ اسے آکر ملا اور اس نے کہا کہ تمہارا جتنا کام برہماجی کے ساتھ تھا۔ وہ تو پورا ہو گیا اور بیٹا پیدا ہو گیا۔ اس لئے بہتر ہے کہ اب شیوجی مہاراج کی پوجا کی جائے تاکہ وہ غصہ میں آکر لڑکے کی جان نہ نکال لے راجہ نے اس بات کو سمجھ لیا اور کہا اچھا آئندہ شیوجی کی پرستش کی جایا کرے۔ تاکہ میرا لڑکا زندہ رہے۔ چنانچہ شیوجی کی پوجا شروع ہو گئی اور برہماجی کو بھلا دیا گیا لڑکا جب بڑا ہوا تو اس نے کسی کی زبانی یہ سارا واقعہ سنا کہ مجھے برہماجی مہاراج نے پیدا کیا تھا۔ اور میرے والد نے شیوجی کی پوجا شروع کر دی ہے۔ اس لڑکے اندر اخلاقی جرأت تھی اس نے سوچا کہ احسان کرنے والے کے احسان کی قدر ہوتی چاہیئے تھی۔ اسلئے اس نے فیصلہ کیا کہ میں تو برہما جی ہی کی پوجا کروں گا۔ جب راجہ نے اپنے بیٹے کا یہ رویہ دیکھا تو اسکو فکر ہوا کہ اگر میرے بیٹے نے برہماجی کی پوجا کی تو شیوجی ناراض ہو جائیں گے۔ اور اسکی جان نکال لیں گے چنانچہ راجہ نے اپنے بیٹے کو ڈانٹا۔ کہ برہما جی کی پوجا چھوڑ دو بیٹے نے کہا میں برہماجی کا احسان فراموش نہیں ہو سکتا۔ کچھ مدت باپ بیٹے کا اسی طرح جھگڑا چلتا رہا۔ جب کسی کے دل میں ضد پیدا ہو جاتی ہے۔ تو وہ روکنے سے اور بھی بڑھتی ہے۔ بیٹے کے دل میں بھی ضد بڑھتی گئی اور باپ کے دل میں بھی بڑھتی گئی۔ آخر باپ نے ناراض ہو کر کہا اے شیوجی اسکی جان نکال لے۔ شیو جی نے لڑکے کی جان نکال لی۔ اس پر برہما جی شیوجی پر سخت ناراض ہوئے اور کہا کہ اسکی جان کیوں نکالی گئی ہے۔ اور انہوں نے اسکو پھر زندہ کر دیا مگر شیوجی نے پھر اسکی جان نکال لی اور برہماجی نے پھر اسکو زندہ کر دیا۔ اس طرح دیوتاؤں میں لڑائی شروع ہو گئی۔ یہ تو ہندوؤں کا عقیدہ ہے۔ مگر درحقیقت بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے اندر دو طاقتیں ہیں ایک طاقت مارتی ہے اور دوسری پیدا کرتی ہے۔

اس زمانہ میں اللہ تعالےٰ نے انسان کو مارنے کی طاقت تو دے دی ہے مگر پیدا کرنے کی طاقت نہیں دی۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا گھبرا اٹھتی ہے۔ اور جن ممالک کے پاس ایٹم بم نہیں ہیں وہ ہر وقت سہمے ہوئے اور خوف زدہ رہتے ہیں۔ اور دنیا کے کونے کونے سے آوازیں آتی رہتی ہیں۔ کہ ایٹم بم کو لڑائی میں استعمال نہ کیا جائے مگر میں سمجھتا ہوں کہ ایٹم بم دنیا کو توجہ دلاتا ہے کہ انسانوں کے ہاتھ میں آئی ہوئی طاقت کس قدر تباہ کن اور ہلاکت خیز ثابت ہوتی ہے۔ اور انسان اس طاقت کو کس طرح بے موقعہ اور بے محل استعمال کر کے ہزاروں اور لاکھوں انسانوں کو تباہ و برباد کر دیتا ہے اور پھر اس پر بس نہیں کرتا بلکہ وہ یہ بھی کوشش کرتا ہے کہ اسکو کسی طرح اور بھی زیادہ مہلک بناؤں تاکہ وہ پہلے سے بھی بڑھ کر تباہی مچا سکے۔ اور زیادہ سے زیادہ انسانوں کو تھوڑے سے تھوڑے وقت میں موت کے گھاٹ اتارا جا سکے۔ حالانکہ اگر یہی چیز جائز طریق سے برمحل اور باموقعہ استعمال کی جائے تو بنی نوع انسان کے لئے حد درجہ مفید ہو سکتی ہے۔ بہرحال اس گھبراہٹ کا علاج صرف ایک ہی ہے اور وہ یہ کہ اس خدا کی طرف رجوع کیا جائے۔ جو مارنا بھی جانتا ہے اور جلانا بھی جانتا ہے۔ اس کے پاس یہ دونوں طاقتیں موجود ہیں۔ چنانچہ حضرت ابراہیمؑ نے یہی فرمایا ہے کہ ہمارا خدا (زندہ کرنے والا بھی ہے اور مارنے والا بھی ہے) پس اسی کے ساتھ تعلق رکھنا چاہیئے۔ جو لاکھوں کو مارتا ہے مگر کسی کے دل میں گھبراہٹ پیدا نہیں ہوتی کسی گھر میں ایک آدمی مر جاتا ہے تو اسکے لواحقین دو چار دن تک اس پر رو دھو کر خاموش ہو جاتے ہیں۔ مگر تھوڑے دن نہیں گزرتے کہ اسی گھر میں کوئی بچہ پیدا ہو جاتا ہے۔ تو مبارک مبارک کے الفاظ کہے جا رہے ہوتے ہیں۔ اور یہ سب کچھ خدا کے اختیار میں ہے۔ اسلئے ہمیں بھی خدا تعالےٰ کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اور اسی پر بھروسہ رکھنا چاہیئے۔ انسان کی طاقتیں صرف سطحی ہوتی ہیں۔ جبکہ خدا تعالیٰ کا منشاء اس دنیا کو قائم رکھنے کا ہے اسوقت تک ایٹم بم کچھ نہیں کر سکتا بلکہ خدا ان سب مارنے والوں کو بھی مار سکتا ہے اور ایسے سامان بھی پیدا کر سکتا ہے جن سے یہ ایٹم بم سب بیکار ہو کر رہ جائیں۔ پس انسان کو ان سب باتوں سے بے نیاز ہو کر روحانیت کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے صرف خدا تعالےٰ کی پرستش کرنی چاہیئے جو (مارنے والا تو ہے) مگر ساتھ ہی (زندہ کرنے والا بھی ہے)۔ یعنی گو وہ مارتا بھی ہے مگر پھر وہ زندہ بھی کرے گا۔ اور اس طرح موت کے بعد بھی اسکی طرف سے خیر ہی خیر آئے گی۔ موت کا ایک عارضی زمانہ ہوگا اور آخر میں انسان کے لئے صرف حیات ہی حیات رہ جائیگی۔

وقفِ اولاد کے والدین کے لئے
ضروری اعلان

احباب جماعت میں سے ایسے والدین جن کے بچے خدمتِ دین کے لئے وقفِ اولاد کے تحت وقف ہیں اور ان بچوں نے اس سال میٹرک کا امتحان دیا ہے یا دے رہے ہیں وکالتِ دیوان تحریکِ جدید ربوہ کو اطلاع دیں۔ تاکہ ان کے وقف اور آئندہ پروگرام کے بارہ میں ان بچوں سے براہ راست بھی خط و کتابت کی جا سکے۔ نیز ان کو ہدایت فرمائیں کہ میٹرک کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ امتحان کی اطلاع دیں۔ وقفِ اولاد کے سلسلہ میں وکالت دیوان کی سالقہ چٹھی کا حوالہ بھی دیں۔

۲۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا معیّن تاریخ کا اعلان بعد میں کر دیا جائے گا۔ لیکن جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی درخواست کے لئے میٹرک کے نتیجہ کا انتظار نہ کریں بلکہ ابھی سے مقامی جماعت کے امیر/صدر صاحب کی معرفت درخواست وکالتِ دیوان کو ارسال فرمائیں۔

وکیل الدیوان تحریکِ جدید ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

فضائلِ صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

محترم محمد اسد اللہ صاحب قریشی ہمارے سلسلے کے ایک عالم باعمل اور نہایت موثر مربی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تصنیف کا مادہ بھی عطا فرمایا تھا آپ کی ایک تصنیف "فضائل صحابہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" اس وقت پیش نظر ہے اس کے عرض حال میں آپ فرماتے ہیں۔

"خاکسار نے محترم قاضی محمد نذیر صاحب، ناظر اشاعت لٹریچر و تصنیف کی نگرانی میں ان کے مشورہ کے مطابق فضائل صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ مضمون مرتب کیا ہے"۔

مزید آپ فرماتے ہیں

"تاکہ ان کے سابق بالایمان ہونے پر ان کی غیر معمولی قربانیوں کی وجہ سے جو انہوں نے خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور دین اسلام کی سربلندی کی خاطر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو کر اور آپ کے بعد دی ہیں تمام لوگ ان کے لئے دعائے خیر کرتے رہیں اور ان کے فضائل کو پھیلاتے رہیں اور ان کے نمونہ کو اپنے لئے مشعلِ راہ بنائیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری اس محنت کو قبول فرمائے اور اسے موجب برکت و ثواب اور نافع الناس بنائے۔ قارئین اور استفادہ کرنے والوں سے امید ہے کہ ہمیں بھی اپنی نیک دعاؤں میں یاد رکھیں"۔

کتاب ۲۴۰ صفحات پر مشتمل ہے اور یوں کہئے کہ کوزہ میں دریا بند کر دینے والی بات ہے۔ تاریخی علم کا ایک خزانہ ہے اس کے مضامین کی طرف نظر دوڑائیے تو آپ کو مندرجہ ذیل باتیں ملیں گی۔

عظمت صحابہ کے متعلق اللہ تعالیٰ کے ارشادات۔ صحابہ کرامؓ باہمی رحیم و شفیق اور خدا کا فضل اور رضوان طلب کرتے ہیں۔ مہاجرین و انصار کی تعریف۔ صحابہؓ کو خیر و دعا کے ساتھ یاد کرنا چاہیئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی مزکّٰی بالایمان راشدین تھے۔ نیز کفر، فسق اور نافرمانی سے محفوظ کئے گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ مومنین میں پُرامن خلافت قائم کرے گا۔ صحابہؓ اور ان کے بعد آنے والوں کو خدا تعالیٰ نے قیام دین کے لئے چن لیا۔ مظلوم صحابہؓ کی مدد کی جائے گی۔ ہجرت کے وقت صاحب غار حضرت ابوبکرؓ کے ذریعے خدا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کو جنت اور فوز عظیم دیا گیا ہے۔ بیعت رضوان کرنے والے ۱۴۰۰ اصحابہ کرامؓ کو جنت کی بشارت۔ اللہ تعالیٰ نے جنت کے عوض مومنین کے جان و مال خرید لئے۔ مہاجرین و انصار سچے مومن اور رزق کریم کے حقدار ہیں۔ مہاجرین کے لئے جنت کی بشارت۔ مہاجرین کے گناہ محو کر دیئے جائیں گے۔ فضائل صحابہ کرامؓ بلسان احادیث نبویہ اور اقوال آئمہ اہلِ بیتؑ۔ خلفائے ثلاثہؓ پر تنقید کرنے والوں کو امام زین العابدینؑ کی نصیحت۔ صحابہؓ تابعین اور ان کی آل و ازواج کے لئے امام زین العابدینؑ کی دعا۔ جو شخص کسی ایک صحابی سے بھی بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے بے مثال عذاب دے گا۔ کتاب اور سنت کے بعد اقوال صحابہؓ پر عمل کرو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہؓ اور تابعین کے تین زمانے بہتر زمانے ہیں۔ حدیث مااحدثوا بعدک میں اصحاب مقبولین شامل نہیں ہیں۔ بارہ ہزار اصحاب کرامؓ۔ اصحاب کے بارہ میں خیر کی وصیت۔ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بُرا کہنے والوں کی سزا۔ اصحاب بدر جنتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہؓ اور تابعین دیکھنے والوں کو خوشخبری۔ اولی الامر خلفائے راشدین اور مسلمانوں کے امام ہیں۔ صحابہؓ کے فضائل بیان کیا کرو۔ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجتمع علی الحق تھے اور ان میں کوئی تفرقہ نہ تھا۔ سوادِ اعظم کو لازم پکڑو اور گالیاں دینے والے نہ بنو۔ امت محمدیہ ہادی بالحق اور عادل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دوست اور دشمن کون ہے۔ اپنے بھائی کی ناپسندیدہ بات پہنچنے پر ۷۰ دفعہ اس کا عذر تلاش کرو۔ صحیحین اور سنن کی بعض احادیث۔ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود باعث برکات و فتوحات ہے۔ خیر القرون سب سے زیادہ عالم اور قربانی کرنے والے ابوبکرؓ تھے۔ اگر کوئی احد پہاڑ جتنا سونا خرچ کرے تو وہ صحابہؓ کے ایک مُد کے برابر نہیں ہو سکتا۔ صحابہؓ زمانہ نبویؐ میں حضرت ابوبکرؓ سے بڑھ کر کسی کو نہیں سمجھتے تھے۔ انصار سے مومن محبت اور منافق بغض رکھے گا۔ صحابہؓ کو ہدف ملامت مت بناؤ۔ صحابہؓ کا اختلاف بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحمت اور موجب ہدایت ہے۔ صحابہؓ کا اکرام ملحوظ رکھو۔ حضرت علیؓ سے بغض و محبت سے حد سے بڑھنے والے دونوں گروہ ہلاک ہونگے۔ حسنؓ و حسینؓ دنیا کے دو پھول ہیں۔ ازواج مطہرات کی فضیلت۔ ازواج پر درود کی تعلیم۔ حضرت عائشہؓ کی فضیلت۔ جو لعنت صحابہؓ پر کی جائے گی لعنت کرنے والے کی طرف پھر جائے گی۔ اصحاب بیعت رضوان اور اصحاب بدر جنتی ہیں۔ عشرہ مبشرہ۔ حضرت ابوبکرؓ سب سے پہلے ایمان لانے والوں میں سے تھے۔ سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے۔ سفر ہجرت میں حضرت ابوبکرؓ کو خدا کے حکم کے مطابق حضورؐ نے ہمراہ لیا۔ حضرت امام جعفرؑ کے نزدیک "الصدیق" حضرت ابوبکرؓ ہی تھے۔ ابوبکرؓ کو صدیق کا لقب اللہ تعالیٰ نے دیا تھا۔ حضرت علیؓ کے نزدیک بھی صدیق حضرت ابوبکرؓ ہی تھے۔ صاحب غار حضرت ابوبکرؓ تھے۔ ابوبکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ میرے آنکھ کان اور دل ہیں۔ آیت استخلاف کا وعدہ خلفائے راشدین کے ذریعہ پورا ہوا۔ حضرت علیؓ کے نزدیک حضرت ابوبکرؓ افضل تھے۔ حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کی خلافت متصلہ کی پیشگوئی۔ مرض وفات میں حضورؐ نے حضرت ابوبکرؓ کو امام بنایا۔ ابوبکرؓ و عمرؓ کی خلافت کے متعلق حضورؐ کا ایک خواب۔ میرے بعد ابوبکرؓ و عمرؓ کی اقتداء کرنا۔ میری وفات کے بعد ابوبکرؓ کے پاس آنا۔ سوائے ابوبکرؓ کے ہم نے سب کا احسان اتار دیا۔ ابوبکرؓ صاحب غار اور صاحب حوض ہیں۔ مالی قربانیوں میں ابوبکرؓ سب سے بڑھ گئے۔ حضرت عمرؓ اسلام کے لئے موجب عزت بن گئے۔ حضرت عمرؓ کی زبان پر فرشتہ بولتا ہے۔ حضرت عثمانؓ جو عمل چاہیں کریں انہیں مضر نہیں ہوگا۔ حضورؐ نے اپنا ہاتھ عثمان کا ہاتھ قرار دیا۔ عثمانؓ ایک فتنہ میں شہید ہونگے۔ خلافت کی قمیص نہ اتارنا۔ اگر میری چالیس بیٹیاں ہوتیں تو میں یکے بعد دیگرے عثمانؓ کے نکاح میں دیتا۔ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ جنگوں میں ثابت قدم اور سینہ سپر رہے۔ خلفائے راشدینؓ علیؓ اور ان کے اہل بیت کے مابین خوشگوار اور شیریں تعلقات۔ حضرت علیؓ کو خلافت کی خواہش نہیں تھی۔ حضرت علیؓ حضرت ابوبکرؓ کی خلافت پر راضی تھے۔ حضرت علیؓ نے حضرت ابوبکرؓ کی خلافت پر امامت نماز سے دلیل قائم کی۔ حضرت علیؓ کی حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھ پر برضا و رغبت بیعت۔ حضرت علیؓ نے حضرت ابوبکرؓ کے خلاف ابوسفیان کی فوجی امداد ٹھکرا دی۔ حضرت علیؓ اور حضرت زبیرؓ کا مشورہ۔ حضرت علیؓ نے حضرت ابوبکرؓ کے پیچھے نمازوں کا سلسلہ کبھی منقطع نہیں کیا۔ حضرت علیؓ نے فوراً حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کر لی تھی۔ مرتدین کے سوا کوئی بھی بیعت سے پیچھے نہیں رہا۔ حضرت علیؓ عہد ابوبکرؓ میں مرتدین کے خلاف جہاد میں شامل رہے۔ میں اپنے درے سے حدیں جاری کرتا تھا۔ آلات حرب حضرت علیؓ کو دیئے۔ حضرت ابوبکرؓ نے اپنی تمام جائیداد حضرت فاطمہؓ کو پیش کر دی۔ حضرت ابوبکرؓ کو اپنے رشتہ داروں سے زیادہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے نیک سلوک زیادہ محبوب تھا۔ عہد بیعت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لحاظ ملحوظ رکھو۔ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت حسنؓ کو اٹھا کر پیار کیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے اپنی بیوی کو حضرت فاطمہؓ کی خدمت کیلئے بھیجا۔ حضرت ابوبکرؓ بیمار پرسی کے لئے حضرت فاطمہؓ کے گھر گئے۔ حضرت فاطمہؓ کا جنازہ حضرت ابوبکرؓ نے پڑھایا۔ حضرت عمرؓ کے عہد میں بھی حضرت علیؓ ان کے مشیر اور قاضی رہے۔ روم کے جہاد میں حضرت علیؓ کا مشورہ۔ رمضان میں تراویح کی جماعت حضرت علیؓ سے سنی گئی حدیث کے مطابق رائج کر دی گئی۔ فارس کے جہاد میں حضرت علیؓ کا مشورہ حضرت عمرؓ کی خلافت کو آیت استخلاف کا مصداق قرار دیا۔ دین کو کمال مضبوطی اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

استقرار حاصل ہوا۔ حضرت علیؓ نے حضرت حسنؓ کو جہاد فارس میں بھیجا۔ حضرت عمرؓ نے شاہِ ایران کی بیٹی حضرت حسینؓ کے نکاح میں دے دی۔ حضرت عمرؓ نے خطبہ میں اہل بیت سے نیک سلوک کی ہدایت دی۔ حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ کو اپنا خلیفہ بنایا۔ سن ہجری کی تعیین کے مشورے میں حضرت علیؓ شریک ہوئے۔

حسینؓ سے حضرت عمرؓ کا امتیازی سلوک۔ حسینؓ کو ایک ہزار اور اپنے بیٹے کو ۵۰۰ درہم دیئے۔ اپنے بیٹے کو اندر آنے کی اجازت نہ دی اور حسینؓ کا کام گھر سے بلوا کر کر دیا۔ حضرت علیؓ کا قاضی و مشیر ہونا۔ حضرت علیؓ کا حضرت عثمانؓ کی تعریف و توصیف کرنا۔ حضرت عثمانؓ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دوہری دامادی۔ عثمانؓ ہم میں سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے تھے۔ میں نے انہیں کو عامل بنایا جنہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بنایا تھا۔ قرآن جمع کرنے میں حضرت عثمانؓ پر غلو کرنے میں اللہ سے ڈرو۔ اگر عثمانؓ ایسا نہ کرتا تو میں خود ایسا کرتا۔ حضرت علیؓ کی طرف سے قاتلین عثمانؓ کی مذمت۔ حضرت عائشہؓ حضرت معاویہؓ و علیؓ کے مابین صلح کرانے کی غرض سے بصرہ گئی تھیں۔ حضرت علیؓ نے حضرت عائشہؓ کے لئے مغفرت کی دعا کی۔ طلحہؓ زبیرؓ عثمانؓ اور میں اکٹھے جنت میں ہوں گے۔ خلفائے راشدین سے عقیدت اور ان کی سنت پر چلنے کے بارے میں حضرت علیؓ اور آئمہ بیتؓ کے ارشادات امیر المومنین حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ کا مقام نہج البلاغہ میں ملائی گئی بعض گھٹیا عبارتوں سے حضرت علیؓ کی ذات بالا تھی۔ امام زین العابدینؒ کے نزدیک حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کا مقام۔ ابوبکرؓ نے سب سے پہلے قرآن جمع کروایا۔ آنسو بہاتے ہوئے فرمایا میرے دو ساتھی ابوبکرؓ اور عمرؓ کے نقش قدم پر چلو۔ میری محبت اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کا بغض کسی مومن کے دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔ ابوبکرؓ و عمرؓ قیامت تک کے والیوں کے لئے حجت بن گئے۔ حضرت علیؓ اختلاف کو ناپسند اور جماعت میں رہنے کی تاکید کرتے تھے۔ غدیر خم میں حضرت علیؓ کو دوست رکھنے کی ہدایت تھی، نہ خلافت کی وصیت۔ آئمہ اہل بیت کے نزدیک حدیث مولاہ کے معنے حضرت علیؓ کا اپنا فیصلہ کن بیان کہ میری خلافت کی کوئی وصیت نہ تھی۔ اسلامی خلافت کے قیام میں شوریٰ کی اہمیت و ضرورت۔ مومنوں کو حاکم مقرر کرنے کی قرآنی ہدایت۔ اگر میری خلافت کا کوئی عہد لیا گیا ہوتا تو میں ابوبکرؓ کو منبر کی ایک سیڑھی پر چڑھنے نہ دیتا۔ حضرت ابوبکرؓ سب سے بڑھ کر بہادر تھے۔ ابوبکرؓ تعبیر الرؤیا کے سب سے زیادہ عالم تھے۔ حضرت ابوبکرؓ سے حضرت علیؓ کا روایت لینا اور اس کی تصدیق کرنا۔ جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے کیا اسے پیچھے کرنے والا کون ہے۔ امت میں سب سے اکرم و افضل حضرت ابوبکرؓ ہیں۔ میں صحابہؓ کے بارے میں سلیم الصدر رہنا چاہتا ہوں۔ ابوبکرؓ و عمرؓ پر طعن کرنے والوں پر آئمہ اہل بیت کی شدید ناراضگی اور ان سے برأت کا اعلان۔ ہمیں ہمارے حق سے زیادہ مت بڑھاؤ۔ اہل صفین اور اہل جمل سب مومنین تھے۔ حضرات حسنینؓ و حضرت معاویہؓ کی مصالحت۔ اولاد فاطمہؓ اور بنی ہاشم میں فدک اور اموال فیئے کی تقسیم۔ طعن و تشنیع کی ممانعت اور گذرے ہوئے مومنین کے لئے استغفار اور ذکر خیر کی ہدایت۔ لوگوں میں تنازعات پھیلانے سے بچو۔ جو مومن کی عیب جوئی کرے وہ نہیں مرے گا جب تک اسمیں خود مبتلا نہ ہو۔ جو مومن کی برائی پھیلاتا اور اس کی روایت کرتا ہے اس کا عذاب اور گناہ پھیلانے والے پر ہوگا۔ وفات یافتہ بھائیوں کے بارے میں سوائے خیر کے کچھ نہ کہو۔ برائیاں پھیلانے والوں کے لئے عذاب الیم ہے۔ غیبت کا کفارہ اس شخص کے لئے استغفار کرنا ہے جس کی غیبت کی گئی۔ مسلمانوں کو گالی دینا اور قتل کرنا خدا کی نافرمانی ہے۔ جو لعنت کرنے والے ہوں ان پر لعنت کی جاتی ہے۔ نہ مسلمانوں کی مذمت کرو نہ ان کی پردہ دری کرو۔ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ کی تکلیف سے مسلمان محفوظ رہیں۔

یہ ہیں وہ عنوانات جن کے متعلق اس کتاب میں متعدد حوالے درج ہیں۔ اتنے سوالوں کا یکجا ہونا اور تاریخی طور پر مستند ہونا ایک نہایت بابرکت بات ہے۔ ہر وہ شخص جو عالمی تاریخ کے اس حصے پر غور کرنا چاہے گا۔ وہ اپنے آپ کو اس کتاب سے کلی طور پر مستفید کر سکے گا۔ کتاب آج سے بہت سال پہلے نظارت اشاعت لٹریچر و تصنیف ربوہ نے شائع کی تھی۔ ہم سمجھتے ہیں کہ تاریخ کے شائقین کے پاس اس کتاب کا ہونا از بس ضروری ہے۔ اللہ تعالےٰ اس محنت شاقہ کے لئے مولانا محمد اسد اللہ قریشی صاحب کو جزائے خیر عطا کرے ٭

واقعات عالم

ثقیفہ بنی ساعدہ اور بیعت خلافت

شاہ معین الدین احمد ندوی لکھتے ہیں:

"مدینہ میں منافقوں کی جماعت جن کا شعار دوستی کے پردہ میں اسلام کا شیرازہ بکھیرنا تھا ہمیشہ سے موجود تھی، اور ہر موقع پر اپنی اسلام دشمنی کا ثبوت دیتی تھی چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو اپنا جانشین نامزد نہیں فرمایا تھا۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اس جماعت کو فتنہ انگیزی کا موقع مل گیا چنانچہ آپ کی وفات کے بعد ہی تجہیز و تکفین سے پہلے ہی منافقین کی سازش سے آپؐ کی جانشینی کا مسئلہ چھڑ گیا اور انصار نے سقیفہ بنی ساعدہ میں جمع ہو کر جانشینی کا دعویٰ کیا۔ یہ مسئلہ ایسے وقت چھڑا تھا کہ اگر فوراً اس کا تدارک نہ کیا جاتا تو بڑی نازک صورت حال پیدا ہو جاتی اور عجب نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے ساتھ ہی اسلام کا شیرازہ درہم برہم ہو جاتا۔ لیکن حضرت ابوبکرؓ کو بروقت اس کی اطلاع ہو گئی۔ آپ فوراً حضرت عمرؓ اور امین الامت حضرت ابو عبیدہؓ بن جراح کو لے کر سقیفہ بنی ساعدہ پہنچے یہاں دیکھا تو دوسرا ہی گل کھلا ہوا تھا۔ انصار مدعی تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جانشینی میں انہیں بھی حصہ ملنا چاہیئے اور قریش کے ساتھ ان کی جماعت کا بھی ایک امیر یا نائب الرسول ہونا چاہیئے۔ لیکن ایک شخص کے دو جانشین ہونے کے نتائج بالکل ظاہر ہیں اس لئے اس صورت کے قبول کرنے کے معنی خود اپنے ہاتھوں اسلامی نظام کا درہم برہم کرنا تھا۔ یہ ہو سکتا تھا کہ تنہا انصاریوں ہی کو یہ منصب مل جاتا لیکن اس میں مشکل یہ تھی کہ اولاً خود قریش پھر دوسرے عرب قبائل قریش کے علاوہ اور کسی خاندان کے سامنے سر نہیں جھکا سکتے تھے پھر انصاریوں میں خود اوس و خزرج دو مقابل جماعتیں موجود تھیں ان میں سے جسے بھی منصب دیا جاتا دوسرا اسے تسلیم نہ کرتا اسی نازک موقع پر حضرت ابوبکرؓ نے نہایت نرمی اور آشتی سے انصار کو سمجھایا اور یہ برمحل تقریر کی کہ " مجھے تم لوگوں کے فضائل و مناقب اور تمہاری خدمات اسلامی سے انکار نہیں۔ لیکن عرب، قریش کے علاوہ اور کسی خاندان کی سیادت تسلیم نہیں کر سکتے۔ پھر مہاجرین اپنے تقدم فی الاسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاندانی تعلق کی بناء پر آپؐ کی جانشینی کے زیادہ مستحق ہیں۔ یہ ابو عبیدہ اور عمر بن خطاب موجود ہیں ان میں سے جس کے ہاتھ پر چاہو بیعت کر لو" یہ سنتے ہی حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھوں میں ہاتھ دے کر فرمایا کہ آپ ہم سب میں بزرگ، ہم سب میں بہتر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے مقرب ہیں اس لئے ہم آپ کے ہاتھوں پر بیعت کرتے ہیں۔

حضرت ابوبکرؓ کی شخصیت ہر جماعت میں ایسی محترم تھی کہ اس انتخاب پر کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا تھا چنانچہ حضرت عمرؓ کی بیعت کے ساتھ مسلمان بیعت کے لئے ٹوٹ پڑے اور حضرت ابوبکرؓ کی برمحل تقریر اور بیعت میں حضرت عمرؓ کی پیش قدمی سے ایک زبردست انقلاب ہوتے ہوتے رُک گیا۔ اس کے دوسرے دن مسجد نبویؐ میں عام بیعت ہوئی اور ربیع الاول ۱۱ھ میں حضرت ابوبکرؓ مسند خلافت پر متمکن ہوئے۔

بیعت عام کے بعد آپ نے حسب ذیل تقریر فرمائی۔

" لوگو میں تم پر حاکم بنایا گیا ہوں۔ حالانکہ میں تمہاری جماعت میں سے بہتر نہیں ہوں۔ اگر میں اچھا کام کروں تو میری اطاعت کرو اور اگر کج روی اختیار کروں تو مجھے سیدھا کر دو۔ سچائی امانت ہے اور جھوٹ خیانت۔ تمہارا ضعیف فرد بھی میرے نزدیک قوی ہے۔ یہاں تک کہ میں دوسروں سے اس کا حق اس کو نہ دلا دوں اور تمہارا قوی شخص بھی میرے نزدیک ضعیف ہے۔ یہاں تک کہ میں اس سے دوسروں کا حق حاصل نہ کر لوں۔ یاد رکھو جو قوم جہاد فی سبیل اللہ چھوڑ دیتی ہے خدا اس کو ذلیل و خوار کر دیتا ہے اور جس قوم میں بدکاری پھیل جاتی ہے خدا اس کو عام مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے۔ اگر میں خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کروں تو میری اطاعت کرو اور اگر اس کی نافرمانی کروں تو تم پر میری اطاعت لازم نہیں"

تاریخ اسلام حصہ اوّل صفحہ ۱۳۰ تا صفحہ ۱۳۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احسان اللہ چیمہ

تربیتِ اولاد

اللہ تعالیٰ نے جہاں انسان کو اعلیٰ درجہ کی صلاحیتیں اور استعدادیں عطا فرمائی ہیں وہاں ایک لحاظ سے اس کی فطرت میں کمزوری بھی ہے۔ اس کمزوری کو دور کرنے کے لئے تربیت کا ایک نظام مقرر فرمایا ہے جس کی بہت ساری شاخیں ہیں۔ ان مختلف ذرائع سے اگر انسان اپنی کسی کمزوری پر قابو نہ پا سکے تو اس کی ایک کمزوری بہت سی خامیوں کا موجب بن سکتی ہے۔ لہٰذا انسان کا فرض ہے کہ وہ اپنی خامیوں کو پنپنے نہ دے اور اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے حقیقی عبد بننے کی کوشش کرے

آج میں انسان کی اس کمزوری کی طرف اشارہ کر رہا ہوں جو والدین سے سرزد ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

"اے رسولؐ تو لوگوں کو اچھی طرح آگاہ کر دے کہ حقیقی نقصان اٹھانے والے وہ لوگ ہیں جو صحیح تیاری نہ کرنے کی وجہ سے قیامت کے دن اپنے آپ کو بھی اور اپنے اہل و عیال کو بھی گھاٹے میں ڈال دیں گے اور یاد رکھو یہی کھلا کھلا گھاٹا ہے"۔

(سورہ زمر ۱۶)

یہ ایک حقیقت ہے کہ ہر قوم کی ترقی اور بقاء کا انحصار آئندہ نسلوں کی صحیح تعلیم و تربیت پر ہے۔ قومی ترقی کے عظیم مقصد کے حصول کے لئے آئندہ نسل کو اس قابل بنانا ضروری ہے کہ ان میں اعلیٰ صلاحیتیں پائی جائیں اور ہر ذمہ داری نبھا سکیں۔ قوم کے بچے قیمتی سرمایہ ہوتے ہیں اس قیمتی سرمایہ کی حفاظت کی ذمہ داری سب سے زیادہ والدین پر ہوتی ہے۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ ہر بچہ صحیح فطرت لیکر پیدا ہوتا ہے۔ پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں یعنی اپنا رنگ اس کے اوپر چڑھا دیتے ہیں اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ بچے پر والدین کی تربیت کا بہت اثر ہوتا ہے۔ ہر بچہ اپنے گھر سے اچھائی یا برائی سیکھتا ہے اس کا قریبی ماحول اس پر اثر انداز ہوتا ہے

بچے کی پیدائش پر اس کے کانوں میں۔۔۔۔ اور۔۔۔۔ کہنے کا جو حکم ہے اسکا مطلب یہی ہے کہ شروع ہی سے بچے کی تربیت کا خیال رکھا جائے اس کے کانوں میں نیک آوازیں پڑیں۔ حالانکہ بچہ تو اس وقت کچھ بھی نہیں سمجھ سکتا۔ مگر اس کا اثر بعد میں ضرور ظاہر ہوتا ہے۔ والدہ کی گود بچے کی پہلی تربیت گاہ ہوتی ہے۔ جہاں سے بچے کی تربیت کی بنیاد پڑتی ہے اور یہ بنیاد جتنی مضبوط ہوگی بچہ اتنا ہی اعلیٰ کردار و اخلاق کا مالک ہوگا۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو تربیت و اخلاق و کردار میں دنیا میں سب سے بڑھ کر نمونہ ہیں وہ حضرت امام حسنؓ کو جب ان کی عمر تقریباً اڑھائی سال تھی کے ساتھ اکٹھے کھانا تناول فرما رہے تھے اس وقت حضرت امام حسنؓ کو فرماتے ہیں

اپنے دائیں ہاتھ سے اور اپنے سامنے سے کھاؤ

دیکھا کتنی چھوٹی عمر کے بچے کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم تربیت کر رہے ہیں۔

اسی طرح حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا مبارک نمونہ بھی ہمارے سامنے ہے۔

"حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ فرماتی ہیں کہ میرا بستر پاس ہی ہوتا اکثر میری آنکھ رات کو کھلتی دیکھتی کہ حضرت اقدس کی آنکھیں بند ہیں مگر (تسبیح و تحمید) (اللہ اپنی تعریف کے ساتھ پاک ہے اور اللہ پاک اور عظمت والا ہے اے اللہ تو محمدؐ اور آلِ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتیں بھیج) اور درود اور ذکر الٰہی جاری ہے مجھے پہچان ہو گئی تھی اور ان کے لبوں کی حرکت سے پہچان لیتی تھی اور ہلکی سی آواز بھی سن لیتی تھی۔ میں بالکل بچہ تھی بالکل چھوٹی۔ مجھے کئی بار کہا کہ جب تم آنکھ کھلے کروٹ لیتی ہو اس اس وقت دعا کر لیا کرو"

(الفضل ۲۴ نومبر ۱۹۷۲ء)

کتنا پیارا نمونہ ہے۔ اصل میں والدین کا کردار بچے کے مستقبل اور بچے کی تربیت پر اثر انداز ہوتا ہے۔ بچے فطرتی طور پر وہی کرتے ہیں جو بڑے کرتے ہیں۔ بچوں کی حرکات و سکنات سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ وہ بچے کس طرح بڑوں کی نقل کرتے ہیں۔ اگر گھر میں کوئی بڑا پانچ وقت نماز پڑھتا ہوگا تو بچہ اسے نماز پڑھتا دیکھے گا خواہ اسے کچھ آئے یا نہ آئے وہ اس کی نقل ضرور کرے گا اور اس طرح آہستہ آہستہ اسے نماز کی عادت پڑ جائے گی اگر کوئی بڑا نماز کے لئے خانہ خدا میں جاتا ہے تو بچہ بھی جانے کی کوشش کرے گا اور اس طرح اسے بھی نماز باجماعت کی عادت پڑ جائے گی۔ اگر کوئی بڑا صبح سویرے اٹھتا ہے اور نماز کے بعد قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے تو بچہ بھی کرنے لگے گا۔

عدم کوشش اور عدمِ تربیت کی وجہ سے بچہ اگر باقی معاشرے کا رنگ اپنا لیتا ہے تو ایسی صورت میں بچے کو مطعون کرنا ہماری پرلے درجہ کی غلطی ہے۔ تربیت کے لئے ضروری ہے کہ سب سے پہلے والدین خود نمونہ بنیں۔ اگر خود نماز نہیں پڑھتے۔ خود تلاوت نہیں کرتے۔ خود اچھے اخلاق کا مظاہرہ نہیں کرتے۔ تو بچے پر کس طرح ان باتوں کا اثر ہو سکتا ہے۔

ایک حکایت بڑی مشہور ہے کہ ایک عورت اپنے بچے کو لے کر کسی بزرگ کے پاس گئی کہ یہ بچہ گڑ بہت کھاتا ہے اسے سمجھا دیں نصیحت کر دیں تاکہ یہ رک جائے۔ اس بزرگ نے اس عورت سے کہا کہ بہن اسے کل لانا۔ وہ عورت واپس چلی گئی۔ اگلے دن دوبارہ حاضر ہوئی۔ اس بزرگ نے بچے سے کہا بیٹا گڑ نہ کھایا کرو۔ زیادہ کھانا نقصان دہ ہوتا ہے۔ وہ عورت حیران ہوئی اس نے بزرگ سے پوچھا کہ آپ نے صرف اتنی بات کہنی تھی تو کل ہی کہہ دیتے۔ وہ بزرگ بولے اصل میں جب آپ کل آئی تھیں اسوقت میں نے گڑ کھایا ہوا تھا۔ جو عمل میں نے خود کیا ہوا تھا اس سے میں کسی دوسرے کو کیونکر روک سکتا تھا۔

اس حکایت میں کتنی بڑی نصیحت ہے کہ جب تک انسان خود عملی نمونہ پیش نہ کرے اس وقت تک اس کی نصیحت کارگر نہیں ہو سکتی۔ چاہیئے کہ بچوں کے سامنے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کیا جائے۔

کسی سے تربیت اولاد کے بارے میں سوال کیا گیا تو اس نے جواب دیا کہ ذاتی نمونہ۔ ذاتی نمونہ۔ ذاتی نمونہ۔

ذاتی نمونہ کی اتنی اہمیت ہے کہ یہ اکیلی چیز ہی تربیت اولاد کے لئے کافی ہے۔ والدین بچوں کے سامنے جھوٹ نہ بولیں۔ بدزبانی نہ کریں۔ آپس میں نہ لڑیں۔ برے اخلاق کا مظاہرہ نہ کریں۔ تو بچے بھی ایسے ہی ہو جائیں گے۔ اگر خود جماعتی سرگرمیوں میں نمونہ دکھائیں گے تو بچوں کو بھی اس کی عادت پڑ جائے گی۔

تربیت اولاد کا ایک ذریعہ دعا بھی ہے۔ والدین کو اپنی اولاد کے لئے بہت زیادہ دعائیں کرنی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ والدین کی اپنی اولاد کے حق میں دعا کو ضرور سنتا ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین دعائیں ضرور قبول ہوتی ہیں۔ مظلوم کی دعا۔ مسافر کی دعا۔ اور والدین کی اولاد کے لئے دعا۔

اچھی تربیت اولاد کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ والدین بچے کو عمدہ ماحول مہیا کریں۔ اسے نہ صرف دنیاوی تعلیم دلائی جائے بلکہ دینی تعلیم سے بھی آگاہ کیا جائے۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں اعلیٰ آداب و اخلاق سکھائے جائیں تاکہ اس کا وجود ماں باپ، خاندان، ملک و قوم اور سلسلہ کے لئے موجب رحمت و برکت ہو۔ اس لئے والدین بچوں کو عمدہ سیرت و اخلاق و قربانیوں کی کہانیاں سنائیں اور جھوٹی کہانیوں سے بچائیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"اولاد کی خواہش تو لوگ بڑی کرتے ہیں اور اولاد ہوتی بھی ہے مگر یہ کبھی نہیں دیکھا گیا کہ وہ اولاد کی تربیت اور ان کو عمدہ اور نیک چلن بنانے اور خدا تعالیٰ کے فرمانبردار بنانے کی سعی اور فکر کریں نہ کبھی ان کے لئے دعا کرتے ہیں اور نہ مراتب تربیت کو مدنظر رکھتے ہیں۔

میری اپنی تو یہ حالت ہے کہ میری کوئی نماز ایسی نہیں ہے جس میں میں اپنے دوستوں اور اولاد اور بیوی کے لئے دعا نہیں کرتا۔ بہت سے والدین ایسے ہیں جو اپنی اولاد کو بری عادتیں سکھا دیتے ہیں ابتداء میں جب وہ بدی کرنا سیکھنے لگتے ہیں تو ان کو تنبیہہ نہیں کرتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دن بدن دلیر اور بے باک ہوتے جاتے ہیں ایک حکایت بیان کرتے ہیں کہ ایک لڑکا اپنے جرائم کی وجہ سے پھانسی پر لٹکایا گیا۔ آخری وقت میں اس نے خواہش کی کہ میں اپنی

باقی صـ۷ـ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل ۲۷۹۳۱ میں وسیم کوثر ولد عبدالرشید صاحب کوثر قوم راجپوت پیشہ گورنمنٹ سروس عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 115/D ماڈل ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶/۴/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) پرائز بانڈ مالیتی ۶۰۰۰/- روپے (۲) پلاٹ برقبہ دس مرلہ واقع ملتان مالیتی ۸۰،۰۰۰/- روپے (۳) پلاٹ برقبہ ایک کنال واقع لاہور مالیتی ۸۰،۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۴۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ وسیم کوثر 115/D ماڈل ٹاؤن لاہور۔ گواہ شد نمبر۱۔ نسیم خالد وصیت نمبر ۲۳۴۱۱۔ گواہ شد نمبر۲۔ عبدالمجید ولد عبدالصمد صاحب 215.F سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی۔

مسل ۲۷۹۳۲ میں بشریٰ وسیم زوجہ وسیم کوثر صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 115/D ماڈل ٹاؤن لاہور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۱/۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر بذمہ خاوند ۲۰،۰۰۰/- روپے (۲) زیورات طلائی وزنی ۲۵ تولہ مالیتی ۷۵۰۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ بشریٰ وسیم زوجہ وسیم کوثر۔ گواہ شد نمبر۱۔ نعیم خالد وصیت نمبر ۲۳۴۱۱ راولپنڈی۔ گواہ شد نمبر۲۔ عبدالمجید ولد عبدالصمد راولپنڈی۔

مسل ۲۷۹۳۳ میں زاہدہ بیگم زوجہ محمد سعید قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن R 554/18 فیڈرل بی ایریا کراچی نمبر 38 بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۱/۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰۰/- روپے (۲) زیورات طلائی ایک تولہ ۴۲۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ زاہدہ بیگم 554/18 فیڈرل بی ایریا کراچی۔ گواہ شد نمبر۱ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر موصیان کراچی۔ گواہ شد نمبر۲۔ محمد سعید خاوند موصیہ

مسل ۲۷۹۳۴ میں امتہ الحی بنت فضل محمد صاحب قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۳۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۱/۴۵ دارالیمن وسطی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۱/۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) زیورات طلائی وزنی ۴ تولہ مالیتی ۱۳۰۰۰/- روپے (۲) پلاٹ برقبہ ۱۰ مرلہ مع پختہ چار دیواری واقع محلہ دارالیمن وسطی ربوہ ۲۵۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۳۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ امتہ الحی بنت فضل محمد ۲۱/۴۵ دارالیمن وسطی ربوہ گواہ شد نمبر۱ حبیب الرحمٰن بابر وصیت نمبر ۲۲۵۸۳۔ گواہ شد نمبر۲۔ مولوی محمد اسماعیل اسلم صدر موصیان ۲۱/۸ دارالیمن وسطی ربوہ

بقیہ: ص۶ سے آگے

ماں سے ملنا چاہتا ہوں جب اس کی ماں آئی تو اس نے ماں کے پاس جا کر اسے کہا کہ میں تیری زبان کو چوسنا چاہتا ہوں جب اس نے زبان نکالی تو اسے کاٹ کھایا دریافت کرنے پر اس نے کہا کہ اسی ماں نے مجھے پھانسی پر چڑھایا ہے کیونکہ اگر یہ مجھے پہلے ہی روکتی تو آج میری یہ حالت نہ ہوتی۔"

(ملفوظات جلد۲ صفحہ ۳۷۱)

پس دوستو یہ بہت ضروری امر ہے کہ تربیت اولاد کی طرف بھرپور توجہ دو۔ احمدی والدین خود اولاد کے لئے نمونہ بنیں۔ حضرت ابوطلحہؓ کی طرح اپنا سینہ اور بازو چھلنی کرا دیں مگر دشمنوں کے تیروں سے مذہب کا چہرہ زخمی نہ ہونے دیں حضرت مولانا نورالدین صاحب کی طرح امام کی اطاعت ان کی رگوں میں رچ بس جائے اور اپنے اموال کو دین کی راہ میں خرچ کرنا اپنے لئے باعث فخر سمجھیں۔ حضرت شہزادہ عبداللطیف کی طرح اپنی جانیں خدا کی راہ میں پیش کرنی پڑیں تو بکرے کی طرح اپنی گردنیں خدا کے حضور پیش کر دیں۔ اگر دین کو وقت کی ضرورت ہو تو حضرت ابوہریرہؓ کی طرح خدمت دین میں ایسے محو ہو جائیں کہ کھانے پینے کی ہوش نہ رہے۔

اسے درخت احمدیت کی سرسبز شاخو! اس طرف توجہ کرو اپنے اور اپنی اولاد کے مستقبل کی فکر کرو اور جماعت کے قدم کو پیچھے جانے سے بچاؤ اور ان کے اندر احمدیت کی ایسی شمع روشن کرو کہ جس سے ہر اگلی نسل کی شمع خود بخود روشن ہوتی چلی جائے اور قرآن کریم کی اس زبردست انذار کو ہمیشہ یاد رکھو۔ اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو آگ سے بچاؤ۔

پس اپنی عظیم تر ذمہ داری سمجھتے ہوئے بچوں کو ایسے قالب میں ڈھال دو کہ وقت آنے پر وہ آسمان کے ستارے بن کر چمکیں بچوں میں حضرت علیؓ کی طرح اپنے آقا سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق پیدا کرو جو ہجرت کے وقت اپنی جان کی پرواہ کئے بغیر آپ کے بستر پر لیٹ گئے۔ حضرت ابوبکرؓ کی طرح بچوں کو دنیا کی رنگینیوں سے متنفر کرو جنہوں نے محبوب کی آواز پر گھر کا سارا اثاثہ قدموں میں لا ڈالا۔ حضرت خالد بن ولیدؓ کے جوہر اور تڑپ پیدا کرو جو ہر جنگ میں شہادت کی دعا مانگتے تھے۔ ان صحابہؓ کی اطاعت کا انتہائی جذبہ پیدا کرو جنہوں نے شراب کی حرمت کا اعلان سننے پر بغیر تصدیق کے اور بغیر کسی تاخیر کے مٹکے مدینہ کی گلیوں میں بہا دیئے۔ اپنے نونہالوں کے دلوں میں ابھی سے رشوت کی لعنت کو ان مسلمانوں کی طرح رد کر دو جو حضرت عمرؓ کے عہد میں ایران میں جنگ کے لئے گئے اور شاہ ایران نے ان کو اشرفیوں کا لالچ دے کر واپس لوٹنے کو کہا اور ان کے انکار پر اس نے ان کے لیڈر کے سر پر مٹی کی بوری رکھ دی اور خدا تعالیٰ نے ان کے جذبہ ایمانی کو دیکھ کر سارے ایران کی مٹی ان کے قدموں میں ڈال دی۔

پس اگر آپ نے خدا تعالیٰ کے بتلائے ہوئے احکام پر عمل کرتے ہوئے اپنے بچوں کی پرورش کر لی تو آپ کی اولادیں آپ کے لئے دعائیں کریں گی۔ قوم آپ کے زیر بار احسان ہو گی۔ انسانیت آپ کے زندہ باد کے نعرے لگائے گی۔ رحمۃ للعالمین روز حساب آپ کی شفاعت کریں گے اور خدا تعالیٰ آپ کو اپنے دامن میں سمیٹ لے گا۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو۔

ادارہ الفضل کے پاس کوئی ایسا ذریعہ نہیں کہ وفات یافتگان کے سلسلہ میں واقعات یا تاریخوں کو چیک کر سکے۔ یہ تمام تر ذمہ داری مضامین لکھنے والوں پر ہے۔ مہربانی فرما کر اس کا خیال رکھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ ۱ سے آگے

گئی تھی۔ پھر خدا نے مجھے خبر دی کہ بہار کے زمانہ میں ایک اور سخت زلزلہ آنے والا ہے ۔ وہ بہار کے دن ہوں گے ۔ نہ معلوم کہ وہ ابتداء بہار کا ہو گا جبکہ درختوں میں پتہ نکلتا ہے یا درمیان اس کا یا اخیر کے دن ۔ جیسا کہ الفاظ (خبر) الٰہی یہ ہیں "پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی"۔ چونکہ پہلا زلزلہ بھی بہار کے ایام میں تھا اس لئے خدا نے خبر دی کہ وہ دوسرا زلزلہ بھی بہار میں ہی آئے گا اور چونکہ آخر جنوری میں بعض درختوں کا پتہ نکلنا شروع ہو جاتا ہے اس لئے اسی مہینہ سے خوف کے دن شروع ہوں گے اور غالباً مئی کے آخیر تک وہ دن رہیں گے۔"

(رسالہ الوصیت ۔ رُوحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۱۴)

یہ وقت احمدیت کی خدمت کا وقت ہے

سیدنا حضرت فضلِ عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی رہے) کے ارشادات

حضرت فضلِ عمر نے فرمایا:

چند دن ہوئے میں نے خواب دیکھا کہ ایک مرد ہے جو اپنے پاؤں سے کسی چیز کو مسل رہا ہے ۔ مگر خواب میں میں اسکو ایک مرد نہیں سمجھتا بلکہ مجھے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے وہ تمام مردوں کا نمائندہ یا ان کا قائم مقام ہے۔ اس مرد پر ایک چادر پڑی ہوئی ہے۔ اور وہ اپنے پیروں کو زمین پر اس طرح مار رہا ہے ۔ جیسے کسی چیز کو مسلنے کے لئے بار بار پیر مارے جاتے ہیں ۔ اسوقت میں یہ سمجھتا ہوں کہ جہاں اسکے پیر ہیں وہاں کیچڑ میں دنیا بھر کی عورتیں مچھلیوں کی صورت میں پڑی ہوئی ہیں اور وہ ان کو اپنے پیروں سے مسلنا چاہتا ہے یہ دیکھ کر میرے دل میں عورتوں کی ہمدردی کا جذبہ پیدا ہو گیا ۔ اور میں اس کے سینے پر چڑھ گیا اور پھر میں نے اپنی لاتیں لمبی کیں اور جہاں اسکے پاؤں ہیں وہاں میں نے بھی اپنے پاؤں پہنچا دیئے ۔ مگر وہ تو ان عورتوں کو مسلنے کے لئے پیر مار رہا ہے ۔ اور میں اسکے پاؤں کی حرکت کو روکنے اور ان عورتوں کو ابھارنے کے لئے اپنے پاؤں ملنے کر رہا ہوں ۔ اسی دوران میں میں ان عورتوں سے مخاطب ہو کر کہتا ہوں ۔ اے عورتو! تمہارے لئے آزادی کا وقت آگیا ہے ۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ نے (   ) اور احمدیت کے ذریعے تمہاری ترقی کے راستے کھول دیئے ہیں ۔ اگر اس وقت بھی تم نہیں اٹھو گی تو کب اٹھو گی ۔ اور اگر اسوقت بھی تم اپنے مقام اور درجہ کے حصول کے لئے جدوجہد نہیں کرو گی تو کب کرو گی ۔ میں نے دیکھا کہ جوں جوں میں نے ان کو ابھارنے کے لئے اپنے پیر ہلانے شروع کئے ۔ نیچے سے وہ مچھلیاں جن کو میں عورتیں سمجھتا ہوں ابھرنی شروع ہوئیں ۔ اور وہ اتنی نمایاں ہو گئیں کہ میرے پیروں میں ان کی وجہ سے کھجلی شروع ہو گئی اور اس آدمی کے پیر آپ ہی گھلنے شروع ہو گئے یہاں تک کہ ہوتے ہوتے وہ بالکل گھل گئے ۔ پھر میں نے اپنے مضمون کو بدل دیا ۔ اور عورتوں سے مخاطب ہوتے ہوئے میں نے کہا یہ وقت (—) اور احمدیت کی خدمت کرنے کا وقت ہے ۔ اگر اس وقت مرد اور عورت مل کر کام نہیں کریں گے اور (دین) کے غلبے کی کوشش نہیں کریں گے تو دین دنیا میں غالب نہیں آسکے گا ۔ تم کو چاہیئے کہ تم اپنے مقام کو سمجھو اور اپنی ذمہ داریوں کا احساس رکھتے ہوئے دین کی جتنی خدمت بھی کر سکو اتنی خدمت کرو ۔ پھر میں اور زیادہ زور سے ان سے کہتا ہوں اگر تمہارے مرد تمہاری بات نہیں مانتے اور وہ دین کی خدمت کیلئے اپنے آپ کو پیش نہیں کرتے اور تمہیں بھی دین کا کام نہیں کرنے دیتے ۔ تو تم ان کو چھوڑ دو اور انہیں بتا دو کہ تمہارا ان سے اسوقت تعلق رہ سکتا ہے جب تک وہ دین کی خدمت کے لئے تیار رہتے ہیں ۔ اور یہ الفاظ کہتے کہتے میری آنکھ کھل گئی ۔

(تاریخ لجنہ)

خبریں

ملکی خبریں

○ وزیر اعظم نے جو چین کے دورے پر ہیں ۔ چین کے وزیر اعظم مسٹر لی پنگ سے ۷۰ منٹ تک علیحدگی میں بات چیت کی اس دوران دونوں طرف سے کوئی معاون ساتھ نہیں تھا۔

○ واپڈا نے اعلان کیا ہے کہ گھریلو لوڈ شیڈنگ کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے۔

○ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ خلیج کی جنگ سے بے نظیر بھٹو کو نقصان اٹھانا پڑا ہے ۔ وہ اب قومی اسمبلی میں نظر نہیں آرہی ہیں۔

○ پیپلز پارٹی کے رہنما مسٹر فاروق لغاری نے کہا ہے کہ سندھ اسمبلی کے اراکین اگر رہا نہ ہوئے تو قومی اسمبلی کا پھر سے بائیکاٹ کر دیا جائے گا۔

○ کاشتکاروں کی گرفتاری کیخلاف کمالیہ میں احتجاجی مظاہرے اور ہڑتال ہوئی۔ پولیس نے جلوس کو شوگر مل پہنچنے سے پہلے ہی منتشر کر دیا ۔ حکومت نے شوگر مل کے کین ڈیپارٹمنٹ کا سارا عملہ معطل کر کے تحقیقات شروع کر دی ہے۔

○ کراچی میں پٹھانوں کے دو گروہوں کے درمیان تصادم سے ۴ افراد ہلاک ہو گئے ۔

غیر ملکی خبریں

○ خلیج میں جاری طویل خونریز جنگ آخر بند ہو گئی ۔ امریکہ کے صدر بش نے جمعرات کی صبح پاکستانی وقت کے مطابق ۱۰ بجے صبح اور گرین وچ ٹائم کے مطابق ۵ بجے صبح سے تمام جنگی کارروائیاں روک دینے کا اعلان کیا انہوں نے کہا کہ عراق کو شکست ہو چکی ہے ۔ اتحادیوں کے جنگی مقاصد پورے ہو چکے ہیں ۔ تاہم انہوں نے کہا کہ مستقل امن کا انحصار اس بات پر ہے کہ عراق فوری طور پر اتحادیوں کے جنگی قیدی رہا کر دے۔ بارودی سرنگوں اور دھماکہ خیز مواد کی نشاندہی کرے اور ۴۸ گھنٹے کے اندر اندر اتحادی جرنیلوں سے رابطہ قائم کرے۔

○ خلیج کی جنگ ۱۷ جنوری کو شروع ہوئی اور ۲۸ فروری کو ختم ہوئی ۔ ایک طرف امریکہ، برطانیہ، فرانس سمیت ۲۸ ممالک تھے اور دوسری طرف عراق تھا ۔

○ خلیج کی جنگ کے آخری مرحلے میں بصرے کے مغرب میں اتحادی اور عراقی فوجوں کے درمیان ٹینکوں کی سخت جنگ ہوئی ۔ عراق کی ریپبلکن افواج دریائے فرات کے ڈیلٹا میں پھنس کر رہ گئی تھیں۔ بغداد ریڈیو نے ٹینکوں کی سخت جنگ کی خبر دی ۔

○ لبنان کے صدر مسٹر الیاس ہراوی نے گذشتہ روز شام کے صدر مسٹر حافظ الاسد سے ملاقات کی ۔ خیال ہے کہ انہوں نے عرب لیگ کے تعاون سے لبنان میں نافذ ہونے والی جنگ بندی کو مستحکم کرنے کے بارے میں تبادلہ خیال کیا۔

○ بنگلہ دیش میں عام انتخابات میں عوامی لیگ شکست کھا رہی ہے اور بیگم خالدہ ضیاء کی نیشنلسٹ پارٹی اکثریت میں آرہی ہے۔

بے اولاد

مردوں کیلئے کورس 200/-
SPERMATOZOA COURSE
عورتوں کیلئے کورس 75/-
STERILITY COURSE
ATHRA COURSE 90/- اٹھراء کورس
تفصیلی لٹریچر مفت
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون : ۷۷۱ ، ۶۰۶ ، ۶۰۷

قدرت ثانیہ کے مظہر اوّل کے مشہور شاگرد
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
بے اولاد ۔ نرینہ اولاد سے محروم
اٹھراء ۔ بچوں کا سوکھا پن
گوجرانوالہ فون ۴۸۴۴ ، ربوہ فون ۹۰۶ ، لاہور
قلعہ کالروالہ ، ملتان ، کراچی